سوال

(70)جمعہ کے دن فوت ہونے والے کو عذاب؟

جواب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

کہا جاتا ہے کہ جب کوئی آدمی،جمعہ کی رات یا جمعہ کے دن فوت ہوجائے تو اللہ عزوجل اس سے قیامت تک کا عذاب ہٹا لیتا ہے۔ یہ مسئلہ کیا درست ہے؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاته!

الحمد لله، والصلاة والسلام علىٰ رسول الله، أما بعد!

جمعہ کی رات یا دن موت کی فضیلت کے بارے میں وارد روایات ضعیف ہیں۔ حافظ ابن حجر رحمۃ اللہ علیہ نے صحیح بخاری کے ''کتاب الجنائز'' کے اختتام پر حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی حدیث:

«ما من مسلم یموت یوم الجمعة او لیلة الجمعة الا وقاہ اللہ فتنة القبر» حسنہ البانی بشواہدہ المشکاة(1367)

یعنی ''جو مسلمان،جمعہ کے دن یا جمعہ کی رات فوت ہوجاتا ہے اللہ تعالیٰ اسے عذاب قبر سے محفوظ فرمالیتا ہے۔''

نقل کرنے کے بعد رقم طراز ہیں:

فی اسنادہ ضعف واخرجہ ابو یعلی من حدیث انس نحوہ واسنادہ اضعف''

یعنی ''اس کی سند میں ضعف ہے۔ اور اس کی مانند حدیث ابو یعلیٰ نے بھی حضرت انس سے بیان کی ہے لیکن اس کی سند اس سے بھی زیادہ کمزور ہے۔''

مذکورہ حدیث کے بارے میں امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

ہذا حدیث غریب ولیس اسنادہ بمتصل و ربیعة بن سیف انما یروي عن ابي عبد الرحمن الحبلی عن عبداللہ بن عمرو ولا تعرف لربیعة من سیف سماعا من عبداللہ بن عمرو''

''یعنی یہ حدیث غریب ہے اور اس کی سند متصل نہیں ربیعہ بن سیف کی روایت تو عبداللہ بن عمرو سے ابو عبدالرحمن حبلی کے واسطہ سے ہے۔ ربیعہ بن سیف کا سماع عبداللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے معلوم نہیں ہوسکا۔۔

باب ماجاء فیمن یموت یوم الجمعۃ

شارح ترمذی علامہ مبارک پوری فرماتے ہیں :

فالحدیث ضعیف لانقطاعه لکن له شواہد

''پس انقطاع کی بنا پر حدیث ضعیف ہے لیکن اس کے کچھ شواہد ہیں۔''

پھر علامہ سیوطی سے بحوالہ ''مرقاۃ'' کچھ آثار وشواہد نقل کئے ہیں۔ (تحفۃ الاحوذی :188/4) بہرصورت ان آثار کی صحت یاقابل صحت ہونا مشکوک ہی نظر آتا ہے جب کہ علامہ سیوطی رحمۃ اللہ علیہ کی شخصیت بھی رطب ویابس جمع کرنے میں معروف ہے مجھے اس وقت سخت تعجب ہوا جب میں نے استاد محترم مفتی محمد عبدہ صاحب مدظلہ العالی کی کتاب ''احکام الجنائز'' کا مراجعہ کیا تو اس کے حواشی میں بحوالہ تحفہ فرماتے ہیں :

مسند احمد وترمذي وله شواہد فالحدیث بمجموع طرقه حسن او صحیح ''

یعنی ''عبداللہ بن عمرو کی روایت مسند احمد اور ترمذی میں ہے اور اس کے کچھ شواہد بھی ہیں۔ پس حدیث مجموع طرق کے اعتبار سے حسن یا صحیح ہے۔''

دراں حالیکہ مذکور عبارت محل مقصود میں قطعاً نہیں ہے۔ البتہ ایک دوسرے مقام پر علامہ موصوف فرماتے ہیں :

یہ حدیث اگرچہ ضعیف ہے۔ لیکن اس کی تائید متعدد حدیثوں سے ہوتی ہے۔''(فتاویٰ ثنائیہ :2/25)

گویا کہ موصوف کا رجحان اثبات مسئلہ رفع عذاب کی طرح ہے لیکن اس بارے میں درجہ حجت واستدلال کا حصول ایک مشکل امر ہے۔ اور یہ بات مسلمہ ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا انتقال سوموار کے روز ہوا تھا۔ اور حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے مرض الموت میں اسی تمنا کا اظہار کیا تھا۔ اس پر امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی صحیح میں تبویب یوں قائم کی ہے :''باب موت یوم الاثنین'' صحیح البخاري کتاب الجنائز رقم الباب (٩٤)

شارحین حدیث نے لکھا ہے : اس سے مصنف کا مقصود جمعہ کی فضیلت کے بارے میں وارد حدیث کی تضعیف ہے۔

واقعاتی طور پر وفات کا جو دن اللہ تعالی نے اپنے رسول خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے منتخب اور پسند فرمایا وہی افضل اور بہتر ہونا چاہیے۔ اسی بناء پر خلیفہ اول حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اس دن موت کی چاہت کی تھی۔

ھذا ما عندي واللہ اعلم بالصواب

فتاویٰ ثنائیہ مدنیہ

ج1ص244

محدث فتویٰ